طریق السّالکین

جس میں سلسلۂ نقشبندیہ کے اَوراد و وظائف اور اسباق و
معمولات کو نہایت سہل انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔

اِفادات

پیرِ طریقت حضرت شیخ صادق بھیّاتؒ صاحب مدظلہ العالی بولٹن U.K

مرتب

حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ صاحب گنگوہی قاسمی نقشبندی مجددی دامت برکاتہم
شیخ الحدیث وناظم جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ

ناشر

جامعہ اشرف العلوم رشیدی، گنگوہ، سہارنپور، انڈیا
Shaikh Sadek Bhaiyat, 14-Somerset Road, Bolton
BL1-4NE, UK, 01204841010, 07796388621

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

تفصیلات

نام کتاب: ''طریق السالکین''
افادات: حضرت شیخ صادق بھیّات صاحب مدظلہ العالی بولٹن U.K
مرتبہ: مولانا مفتی خالد سیف اللہ صاحب نقشبندی مجدّدی مدظلہٗ
صفحات: 54
سنِ اشاعت: ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء
تعداد: 500

ناشر

جامعہ اشرف العلوم رشیدی، گنگوہ، سہارنپور، انڈیا

Pakistan: 0092 300 2177606, taqviatuliman@gmail.com
Shaikh Sadek Bhaiyat, 14-Somerset Road, Bolton
BL1-4NE, UK, 01204841010, 07796388621

فہرست عنوانات

عرضِ مرتّب	۴
حقیقتِ بیعت	۵
مقصدِ بیعت	۸
تعارف سلسلۂ نقشبندیہ	۱۰
فضائل ذکر و مراقبہ	۱۳
حقیقتِ مراقبہ	۱۵
سلسلہ نقشبندیّہ کے خاص اسباق	۱۹
تذکرہ حضرت شیخ صادق بَھیّات صاحب دامت برکاتہم	۳۲
مشائخ کرام حضرت شیخ صادق بَھیّات صاحب دامت برکاتہم	۴۱
سلسلہ نقشبندیّہ مجددیّہ (از شیخ صادق بَھیّات صاحب دامت برکاتہم)	۴۳
شجرۂ طیّبہ ،مشائخِ نقشبندیّہ مجددیّہ (منظومہ)	۴۴

عرضِ مرتّب

بسمِ اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم.

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. أَمَّابَعْدُ:

تصوّف وسلوک شریعت مطہرہ کی ہدایات کی روشنی میں اصلاح باطن کا طریقہ ہے، جسے صحبتِ صالح کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے۔اس فن کے ماہرین جب اپنے زیر تربیّت افراد میں سے کسی کو اِس قابل سمجھتے ہیں کہ تزکیۂ نفس کے بعداب وہ دوسروں کی راہنمائی کرسکتا ہے، تو اُسے اجازت سے نوازتے ہیں۔ یہ راہنمائی روحانی اصلاح کے لیے ہوتی ہے، مسائل شرعیّہ کے لیے نہیں۔مسائل شرعیّہ کے لیے راہنمائی علمائے کرام کرتے ہیں۔اگر شیخِ طریقت مستند عالم دین ہے تو مسائل شرعیّہ کی راہنمائی بھی اسی سے لی جاتی ہے۔اصلاحِ باطن کی خدمت سلوک میں کئی کامل غیر علماء نے بھی فرمائی ہے، جیسے ہمارے اکابر کے مرشد سیّد الطائفہ اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی رحمہ اللہ وغیرہ۔

محترم الحاج شیخ صادق بھیّات صاحب دامت برکاتہم بھی انہی کاملین میں سے ہیں جن پر اُن کے شیوخ اور دوسرے اکابر نے اعتماد کرتے ہوئے انہیں اجازتِ طریقت سے نوازا۔احقر نے خود اپنے ذوق اور خواہش سے تصوّف کے چند اہم عنوانات، اذکارِ نقشبندیّہ اور شجرۂ طریقت پر مشتمل یہ رسالہ ترتیب دیا ہے، تاکہ شیخِ محترم الحاج شیخ صادق صاحب دامت برکاتہم کے متوسلین کو اس سے راہنمائی حاصل ہو۔آمین!

خالد سیف اللہ نقشبندی عفی عنہٗ

حقیقتِ بیعت

انسانی نفس حسد، کینہ، غیبت، ریاء، غرور وتکبر جیسی برائیوں میں جکڑا پڑا ہے۔ یہ تمام روحانی امراض ہیں۔ ان کی موجودگی میں باطنی کمالات کے حاصل کرنے اور اللہ رب العزت کی محبت اور معرفت کے حصول سے محرومی رہتی ہے۔ محبت اور معرفت نہ ہونے میں ہر نیک عمل کی صحت کمزور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ عمل اخلاص سے خالی ہوتا ہے، پس اللہ پاک کی محبت اور معرفت کا حاصل کرنا فرض جیسے اہم درجہ میں آتا ہے۔ اس کے لئے کسی مردِ کامل کی بیعت ضروری ہے۔ حضور ﷺ سے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بیعت کی، پھر حضور ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علیؓ کے ہاتھوں پر صحابۂ کرام وغیرہم بالترتیب بیعت کرتے رہے۔ پس بیعت کے فائدہ کی اس سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں ہوسکتی۔ خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ تک یہ بیعتِ خلافتِ اسلامیہ بھی تھی اور بیعتِ تزکیۂ نفس بھی۔ خلافت کے بعد امورِ مملکت امراء اور امورِ علم وتزکیۂ علماء اور مشائخ نے سنبھالے تو بیعتِ طریقت خیر القرون سے مشائخ لیتے رہے۔

اسی طرح بیعت کرتے وقت خوب سوچ وفکر سے کام لینا چاہئے۔ اگر فاسق، فاجر اور بے عمل عالم سے بیعت جائز ہوتی تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

یزید سے بیعت کر لیتے۔ حضور ﷺ کا فرمانِ مبارک ہے کہ اگر کوئی شخص ہوا میں اُڑتا ہوا، سمندر پر چلتا ہوا نظر آئے اگر وہ اتباعِ سنت وشریعت سے خالی ہو تو وہ شیطان ہے۔ بزرگی اور کمال کی سب سے بڑی علامت اور پیمانہ اتباعِ سنت وشریعت ہے۔ لہٰذا ان تمام حقائق کو ذہن میں رکھتے ہوئے کسی مردِ کامل کا ہاتھ پکڑ لیں۔ بیعت کرنے کے بعد اللہ پاک کی اس عظیم نعمت کے حاصل ہونے پر شکرانے کے نوافل پڑھیں۔ اللہ پاک اور حضور ﷺ کے بعد سب سے زیادہ لائقِ احترام ہستی آپ کا اپنا شیخ ہے۔ آپ کے شیخ کی رضا میں اللہ پاک کی اور نبی ﷺ کی رضا اور شیخ کی ناراضگی میں اللہ پاک اور نبی ﷺ کی ناراضگی چھپی ہوئی ہے۔ اپنے شیخ کو دنیا میں موجود تمام بزرگوں سے افضل جانیں۔ لہٰذا دوسرے بزرگوں کے پاس دُعا وبرکت کے لئے جانے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ آپ کو آپ کا شیخ بس ہے۔ اپنے تمام دینی ودنیوی معاملات اپنے شیخ کے علم میں لا کر کیا کریں۔ مشورہ، برکت اور دعا مفت میں حاصل ہوتی رہے گی۔ بہانے بہانے سے صحبتِ شیخ اور رابطۂ شیخ میں رہنے کی کوشش کیا کریں۔ کیونکہ پیاسا کنویں کے پاس جاتا ہے کنویں پیاسوں کے پیچھے نہیں بھاگا کرتے۔

جب بھی شیخ سے ملاقات کرنے جائیں تو اپنے عہدہ، اِمارت، علم کے زعم کو دفن کر کے مکمل محتاج بن کر حاضر ہوں۔ فرش یا چٹائی پر دوزانو بیٹھیں

جب تک وہ خود توجّہ نہ کریں آپ توجّہ حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ فیضان حاصل ہونے کی نیت کرکے بیٹھے رہیں۔اس لئے کہ یہ مقامِ ادب ہے۔ شیخ کی کسی بات پر اعتراض نہ کریں۔کسی قسم کا بحث ومباحثہ نہ کریں اور نہ ہی دینی یا دنیوی ہدایات دینے کی کوشش کریں۔ شیخ ان باتوں سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ جب آپ کا شیخ آپ سے ازخود رابطہ کرے تو اس کو اپنی بہت بڑی خوش قسمتی جانیں اور تمام مصروفیات کو بالائے طاق رکھ کر فوری جوابی رابطہ کریں۔ جوابی رابطہ نہ کرنے سے شیخ کی بے ادبی اور بے اکرامی ہوتی ہے۔ جتنا زیادہ آپ اپنے شیخ سے رابطہ میں رہیں گے اتنا ہی اس کی نظر، توجہ اور دعا کی زد میں رہیں گے اور اتنی ہی آپ کی روحانی منازل جلد طے ہوں گی۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

چار شرطیں لازمی ہیں استفاضہ کے لیے
اطلاع و اتباع و اعتقاد و انقیاد
یہ مُصطفٰے قول ہے رنگین بھی سنگین بھی
حضرتِ مرشد کا یہ ارشاد تا عمر تو رکھ لے یاد

☆ انقیاد سے مراد شیخ کی راہنمائی پر یقین رکھنا۔

☆ مرشد سے مراد حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ۔

مقصدِ بیعت

بعض حضرات کم علمی کی وجہ سے اس میں بہت سی غیر ضروری اور غیر متعلق باتیں شامل کر دیتے ہیں جن سے عقیدوں میں بگاڑ، گمراہی اور بے دینی وجود میں آتی ہے۔ بیعت کا مقصد کشف وکرامات اور بزرگی حاصل کرنا نہیں ہوتا، نہ ہی اس میں قیامت میں بخشوائے جانے کی کوئی ذمہ داری ہوتی ہے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ ذکر وشغل میں انوارات وغیرہ نظر آئیں اور نہ ہی اس میں عمدہ عمدہ خوابوں کا نظر آنا اور الہامات کا صحیح آنا لازم ہے۔

بعض حضرات بیعت صرف شیخ کی دُعاؤں کی برکتوں کے حصول کے لئے کرتے ہیں، ان کا مقصد اپنی اصلاح نہیں بلکہ صرف حصولِ دنیا ہوتا ہے۔ تحفے تحائف اور نذرانے دیکر کوشش کرتے ہیں کہ شیخ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر چوبیس گھنٹے حالت سجدہ میں گر کر ان کے لئے دُعائیں مانگتا رہے۔ ان کے تحفے گئے، شیخ کی دُعائیں گئیں۔ یہ کھلّم کھلاّ کاروبار ہے۔ شیخ کے بتائے ہوئے طور طریقوں پر چلنے کے بجائے شیخ کو اپنے پیچھے چلانے کی کوشش کرتے ہیں اور محنت مشقت اور عمل سے دور بھاگتے ہیں۔ ایسی بیعتوں کا انجام کیسے اچھا ہوسکتا ہے۔

بیعت کا مقصد اپنا سارا اختیار اپنے شیخ کے سامنے بے بس کر کے اور اپنی تمام خواہشات کو اپنے شیخ کے حکم کے تابع کر کے اپنے نفس کی غلامی سے نکل

کر اللہ پاک کی غلامی میں جانا ہوتا ہے۔ یہ اصلاحِ ظاہر و باطن کا سب سے افضل طریقہ ہے۔ اس کا مقصد اپنے اندر بندگی کا پیدا کرنا ہے۔ اللہ پاک کی رضا حاصل کرنا ہے۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

اس کے قواعد اور ضوابط پر عمل کرنے سے رشد و ہدایت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ معاشرتی بگاڑ ختم ہوتے ہیں۔ بے دینی اور گمراہی کا قلع قمع ہوتا ہے اور کائنات میں برسوں امن، چین اور سکون کی فضاء قائم ہوتی ہے۔ دنیا میں دین پھیلتا ہے، اس کے پھیلنے سے سارے عالم پر اللہ پاک کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ ظلم وستم، ناانصافیوں کی تہذیبوں کا صفایا ہوجاتا ہے اور آپس میں بھائی چارہ، دوستی اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیمات پر پورا پورا عمل کرنے سے وہ وقت پھر آ سکتا ہے کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پینے لگیں۔ یہ ناممکن نہیں بشرطیکہ ہم اور آپ اللہ کریم کو راضی کرلیں۔ اس کیلئے ایسے اعمال اختیار کرنے پڑیں گے جن سے اللہ کریم راضی ہو جائے۔ اللہ کریم توفیق عطا فرمائے، آمین۔

تعارف سلسلۂ نقشبندیہ

سرزمینِ بخارا سے آمد شدہ قدیم ترین یہ سلسلہ آسمانِ تصوف پر ایک بڑے آفتاب کے مانند اپنی پوری آب و تاب سے اس طرح جلوہ افروز ہے کہ نہ صرف آسمانِ تصوف بلکہ سرزمینِ ہندوستان اور عالمِ دنیا کا گوشہ گوشہ اس کے فیضان کی کرنوں سے منور اور روشن ہے۔ خلاصۂ صحابۂ کرامؓ کی پُر وقار سادگی جیسا رنگ لئے تمام ظاہری و باطنی کیفیات و کمالات سے مالا مال خاموش طوفان کی طرح ہر قسم کے رسوم و رواج، تکلّفات، نام و نمود، اظہار و نمائش سے پاک وصاف یہ سلسلہ اتباعِ سنت و شریعت کا حامل ہے۔ اس میں ذکر و مراقبہ اور مشاہدہ کی ترغیبات، ان کے ساتھ ساتھ اگر اللہ پاک کشف و کرامات اور دیگر کیفیات عطا فرمادیں تو وہ ان کا احسان ہے مگر مقصود بالذات نہیں ہے۔ نیز اس میں بزرگی، کشف و کرامات کے بجائے اللہ پاک کی بندگی کا حاصل ہو جانا مقصود ہے، اور اپنی مرضیات کو رب العزت کی مرضیات کے تابع کرنے کی تعلیم ہے۔ دل کو یعنی خواہش کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں تابع و فرمانبردار کیا جاتا ہے، ذکرِ خفی بتایا جاتا ہے۔

دوسرے شغل و اذکار بھی آسان اور سہل ترین ہیں۔ کوئی زیادہ مجاہدے اور ریاضتیں اس سلسلہ میں نہیں ہیں۔ خود امامِ طریقہ حضرت شیخ بہاء الدین

نقشبندی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ''در طریقِ ما محرومئی نیست'' یعنی ہمارے سلسلہ میں محرومی نہیں ہے۔

سلسلہ کے مشائخِ کرام شروع ہی سے تمام عالَم کا قبلہ اور تمنا رہے ہیں۔ سلسلہ نقشبندیّہ حضرت صدیقِ اکبرؓ سے حضور نبی کریم ﷺ سے متصل ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے بارے میں لکھنے سے اس فقیر کا قلم عاجز ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ ، حضرت امام جعفر صادقؒ ، حضرت بایزید بسطامیؒ ، حضرت ابوالحسن خرقانیؒ ، حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانیؒ ، حضرت عبدالخالق غجدوانیؒ ، حضرت سید نقشبند بخاری امام طریقہؒ ، امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ ، ان سب سے ، وقت کے اولیاء ، صوفیاء ، علماء ، فقراء ، سلاطینِ زمانہ اور مفکرینِ یگانہ نے راہِ سلوک میں بہت کچھ حاصل کیا۔

حضرت امام غزالیؒ جیسے نابغۂ روزگار نے حضرت ابوعلی فارمدیؒ سے فیض حاصل کیا۔ حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جیسے شہبازِ طریقت نے بھی اس خانوادۂ قدسیہ کے ایک غوثِ وقت حضرت ابو یوسف ہمدانیؒ کی دُعائیں حاصل کیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ جیسے محدث اور فقیہ بھی تادمِ حیات حضرت مجدد الفِ ثانیؒ کے دامن سے وابستہ رہے۔

تقریباً ہر زمانہ میں ایک سے ایک مردانِ کمال اس سلسلہ میں رہے ہیں۔ زمانۂ قریب میں حضرت فضل علی قریشیؒ مسکین پور والے اللہ پاک کے

ایسے کامل ولی اور دوست گزرے ہیں کہ آپ کو دیکھنے سے لوگوں پر جذبہ طاری ہوجاتا تھا۔ آپ جس بستی اور شہر سے گزرتے عاملین کے سِفلی علوم جل کر خاکستر ہوجاتے تھے۔ اسی طرح حضرت علی المرتضیٰؒ گدائی والے ایسے محبوبِ رسول مقبول ﷺ گزرے ہیں کہ روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت دل میں خیال آیا کہ پتہ نہیں اس درِ اقدس ﷺ پر دوبارہ حاضری نصیب ہوگی یا نہیں؟ تو روضۂ رسول اطہر مبارک ﷺ سے آواز آئی ''عوداً عوداً'' یعنی ''دومرتبہ اور'' اس کے بعد حضرت جی دومرتبہ ہی حاضری دے پائے۔ حضرت مولانا فضل علی قریشیؒ کے خلفاء میں مرشد عالم حضرت مولانا حافظ غلام حبیبؒ (چکوال، پاکستان) کا شمار بھی اکابر مشائخ نقشبندیہ میں ہوتا ہے۔ ان کے خلیفہ حضرت مولانا محمد اسماعیلؒ (واڈی، برطانیہ) سے بھی اللہ تعالیٰ نے یورپ جیسے ملک میں روحانیت کی خدمت لی۔ ہمارے مخدوم حضرت الحاج شیخ صادق بھیّات صاحب دامت برکاتہم حضرت مولانا محمد اسماعیلؒ کے اجل خلفاء میں سے ہیں۔ مشائخِ نقشبندیہ کے بارے میں کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھلانے کے مترادف ہے۔

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند
کہ برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را

اللہ کریم اس سلسلے کے فیضان کو تا قیامت جاری وساری رکھے اور کُل عالم کے انس وجن کی ہدایت کا ذریعہ بنائے آمین۔

فضائل ذکر ومراقبہ

حضور کریم ﷺ سے کسی نے دریافت کیا کہ اعمال میں سے کونسا عمل سب سے افضل ہے؟۔ ارشاد فرمایا: کہ ہر وقت اپنی زبان کو اللہ پاک کے ذکر سے تر رکھنا، راہِ خدا میں تلواروں کے توڑنے اور پانی کی طرح مال بہانے سے افضل ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ پاک سے مناجات میں دریافت کیا کہ مجھے کیونکر پتہ چلے کون تیرا دوست ہے اور کون دشمن ہے؟۔ جواب ملا کہ ذکر کرنے والا دوست اور مجھ سے غافل میرا دشمن ہے۔ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ذکرِ الٰہی کلہاڑا ہے جو خطروں کے تمام کانٹوں کو دل کے جنگل سے تراش دیتا ہے اور دل میں غیر کا نام ونشان تک باقی نہیں رہنے دیتا، سب سے بہتر ذکرِ خفی ہے یہ دوسرے اذکار سے ستر درجہ بڑھا ہوا ہے۔

مراقبہ باطن کی صفائی کا ایک بہت بڑا طریقہ اور ذریعہ ہے۔ ذکر اور مراقبہ کے فضائل تقریباً ایک جیسے ہیں لیکن مراقبے کو فضیلت کے لحاظ سے ذکر پر برتری حاصل ہے۔ ایک حدیث پاک میں ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ساعت اللہ پاک کی بزرگی اور کبریائی میں غور کرے گا تو اسّی سال کی قبول بے ریا نفلی عبادت سے زیادہ کا ثواب پائے گا۔ مراقبہ دراصل تجلّیات فیضانِ الٰہی کا براہِ راست قلب اور روح پر نازل ہونے کا نام ہے۔ اس میں جذب

وکیفیات اور مشاہدات کا یکساں حصول ہوتا ہے۔ اللہ پاک کی عظمت، بڑائی اور تمام صفاتِ الٰہیہ قلب اور روح پر کھلتے جاتے ہیں اور اللہ پاک کے قُرب اور معرفت کا رنگ دن بدن بڑھتا جاتا ہے اور روحانی درجات طے ہونے شروع ہوجاتے ہیں۔ قلب کا زنگ اُتر جاتا ہے۔ تمام بُری عادتیں اور رُوحانی امراض کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ دل شیشے کی طرح صاف اور شفاف ہوجاتا ہے اور سینہ اللہ تعالیٰ کے بھیدوں کا خزانہ اور دل انواراتِ الٰہیہ کا ٹھکانہ بن جاتا ہے۔ اللہ پاک کے اپنے قلب میں حاضر رہنے کی خبر رہتی ہے اور فناء ومستی کا مزہ چکھنے کو ملتا ہے۔ ذکر ومراقبہ تمام دینی ودنیوی مسائل اور تمام روحانی وجسمانی امراض کے لئے شفا ہے۔ جب کوئی شخص ذکر سیکھنے کے لئے یا کسی مجلس ذکر ومراقبہ میں شرکت کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو پہلے قدم پر اس کے سارے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ اس کی دُعائیں بنی اسرائیل کے انبیاءِ کرام کی دعاؤں کی طرح قبول کی جاتی ہیں۔

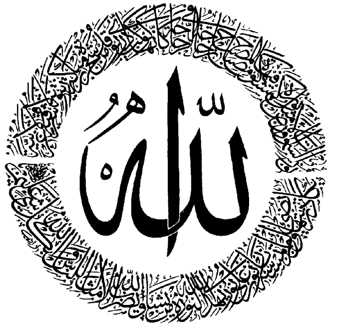

حقیقتِ مراقبہ

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں مراقبہ کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ سلوک کی زیادہ تر منازل مراقبہ ہی کے ذریعے سے طے کروائی جاتی ہیں۔ سالک اس کی بدولت تمام روحانی مقامات طے کرتا ہے۔اس کے باطن پر انوار واسرارِ ربّانیہ لگاتار نازل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ دوامِ حضور میسّر ہوتا ہے اور رگ وپے وروح میں تازگی پیدا ہوجاتی ہے۔اسی بناء پر امامِ ربّانی حضرت مجددالفِ ثانیؒ نے فرمایا کہ ہمارا سلوک خانۂ توحید کو حاصل کرنے کے مترادف ہے۔

مراقبہ کے لغوی معنیٰ تو محافظت کے ہیں مگر اصطلاحِ تصوف میں اس سے مراد اللہ کریم کی جانب سے فیضان کا انتظار ہے۔اس میں کچھ پڑھنا نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی ذکر کیا جاتا ہے۔خلوت میں یا اجتماعی نشست میں یکسوئی کے ساتھ لطیفۂ قلب یا لطائف میں سے کسی لطیفہ پر اللہ کریم کی جانب سے فیضان کا انتظار ہے۔ اللہ کریم حدیثِ قدسی میں ارشاد فرماتا ہے کہ میں بندوں سے ان کے گمان اور نیت کے مطابق معاملہ کرتا ہوں (بخاری شریف، حدیث:۲۹۵۱)۔پس مراقبہ کا سارا دارومدار بھی نیت ہی پر موقوف ہے، جیسے ہی سالک مراقبے کی نیت کرتا ہے، باطنی نظام سے رابطہ بحال ہوجاتا ہے۔

اللہ پاک کی رحمت متوجہ ہوتی ہے۔قلب وبدن گرم ہونا شروع ہوجاتے ہیں اور سالک اپنے کو سکون کے سمندر کی گہرائیوں میں ڈوبا ہوا محسوس کرتا ہے۔ ایسی کیفیت کا حصول ہوتا ہے کہ نہ کوئی قلم لکھ سکتا ہے نہ کوئی زبان بیان کرسکتی ہے۔ یہ بندے اور اللہ کریم کے درمیان خاص معاملہ ہے اور فیضان کے نازِل ہونے کی نشانیاں ہیں۔

اللہ کریم دن میں تین سوپینسٹھ مرتبہ انسان کے قلب پر نظر فرماتے ہیں لہذا اگر اس بات کا پختہ یقین دل میں پورے طور پر بٹھالیا جائے کہ میرا قلب ہر وقت اللہ کریم کے مشاہدے میں ہے، تو یہ حضرت انسان بھی چوبیس گھنٹے سوتے جاگتے، چلتے پھرتے، وضو بے وضو اپنے آپ کو حالت مراقبہ میں رکھ سکتا ہے۔ صرف قلب کو اللہ کریم کے لئے وقف کرنے اور نیت کرنے ہی کی تو بات ہے، جو قلب ہر وقت، ہر حال میں ذکر، یاد اور مراقبہ کے ذریعہ اللہ کریم سے رابطے میں رہے گا وہ ہر ڈر، خوف، وہم، وسوسے، ہر قسم کے شیطانی خیالات اور تمام روحانی وجسمانی امراض سے کلی طور پر حفاظت میں رہے گا اور مکمل قلبی وذہنی سکون اور یکسوئی اس کو ہر وقت میسر ہوگی، جس کے لئے آج پوری کائنات پریشان ہے۔

ع پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

اللہ کریم اس کی حقیقت نصیب فرمائے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

ذکراللہ کے معنیٰ اللہ کی یاد کے ہیں، ذکراللہ کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہ پر بار بار فرمایا ہے، ارشاد باری ہے: "**اَلا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ**" (الرعد: آیت ۲۸) اللہ کا ذکر کرنے سے دلوں کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ اور حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا "**اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا**" اللہ کا ذکر کثرت سے کرو، تمہارا بھلا اور فائدہ ہوگا، صحابۂ کرام سے لیکر ہمارے دور تک اولیاء اللہ و بزرگانِ دین کے یہاں ذکر کا معمول جاری وساری ہے، اولیاء اللہ اور صوفیاء کرام نے اللہ کے ذکر کو مختلف طریقوں سے کیا ہے اور سمجھایا ہے، بزرگانِ عظام نے اپنے مشاہدات وتجربات کی روشنی میں ذکراللہ کو مختلف شکلوں میں سمجھایا ہے۔ مثلاً:

(۱) ذکرِ لسانی یعنی (زبان سے ذکر کرنا)۔

(۲) ذکرِ قلبی یعنی (دل سے ذکر کرنا)۔

(۳) ذکرِ جسمانی یعنی (جسم سے ذکر کرنا)۔

(۴) ذکرِ روحانی یعنی (روح سے ذکر کرنا) وغیرہ۔

جسم کی دو قسمیں ہیں (۱) جسمِ ظاہری (۲) جسمِ روحانی۔

جسمِ ظاہری: انسان اگر بدنی بیمار ہو تو اس کا علاج ڈاکٹر، حکیم وغیرہ کی دوا کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

جسم روحانی: انسان جب روحانی بیمار ہو جاتا ہے تو شیخ کے پاس جاکر اس کا علاج ذکراللہ، تلاوت قرآن کریم، نماز اور عبادت کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

تخلیقِ انسانی: یعنی انسان کی پیدائش چار عناصر (چار چیزوں) سے ہوئی ہے، ان کو عناصرِ اربعہ کہا جاتا ہے، یعنی انسان کی فطرت چار ماڈّوں سے بنی ہے۔

(۱) مٹی (۲) آگ (۳) پانی (۴) ہوا۔

(۱) انسان کی طبیعت جب نرم مزاج ہوتی ہے تو اس پر مٹی کا اثر ہوتا ہے۔

(۲) انسان جب زیادہ غصہ میں ہوتا ہے تو اسکے اوپر آگ کا اثر ہوتا ہے۔

(۳) انسان جب پاکیزگی، صفائی وسکون کی زندگی گزارتا ہے تو اس کے اوپر پانی کا اثر ہوتا ہے۔

(۴) انسان جب تیزی سے کام کرتا ہے اور دوڑتا ہے اور جلدی اپنی منزل پر پہونچنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے اوپر ہوا کا اثر ہوتا ہے۔

صحابۂ کرامؓ اور صوفیاءِ کرام نے ظاہری بدن کی پاکی وصفائی اور باطنی پاکیزگی اور صفائی کیلئے اَذکار و وظائف مقرر کئے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سلسلۂ نقشبندیّہ کے خاص اسباق

ذکر اللہ ہر سلسلۂ سلوک میں ضروری ہے۔ یہاں سلسلۂ نقشبندیّہ کے اسباقِ ذکر لکھے جاتے ہیں۔اس کا مقصد ترتیب اور ترکیبِ ذکر بتانا ہے۔اصل راہنمائی شیخ سے لی جائے،از خود کچھ نہ شروع کیا جائے،نہ ختم کیا جائے۔اسباقِ ذکر شیخ کی تجویز سے ہوتے ہیں۔ یہاں عمومی ترتیب لکھی جا رہی ہے۔ضروری نہیں شیخ اسی ترتیب پر بتائے۔شیخ مرید کی استعداد اور کیفیّت کو دیکھتے ہوئے جو ذکر جس ترتیب پر بتائے،مرید کے لیے اسی طرح کرنا ضروری ہے۔

(۱) پہلا سبق: ذکر اسمِ ذات لطیفۂ قلب (دل)۔

اسمِ ذات کا مطلب ہے اللہ کا خاص نام۔ ''اللّٰہ'' اسمِ ذات کہلاتا ہے۔ ''اللّٰہ''،اس طرح کہے کہ زبان کو تالو سے لگالے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے صرف اللہ کے نام پر دھیان دیکر ''اللّٰہ ،اللّٰہ '' کہے،اور اللّٰہ، اللّٰہ کا نعرہ خیال سے دل پر لگائے۔اسکی جگہ بائیں (اُلٹی) طرف پستان سے دو اُنگلی نیچے ہے۔

نوٹ: ذکر خفی کا یہ طریقہ نقشبندیہ کی خصوصیت ہے۔اگر طالب نہ چل سکے تو زبان کی حرکت سے ضرب لگائے۔جب زبان کی حرکت سے ذکر جاری ہو جائے تو پھر زبان کی حرکت کے بغیر ذکر کرے۔

دوسرا سبق: لطیفۂ روح۔

لطیفۂ روح پر ذکر کرنے سے روح کو غذا (طاقت) ملتی ہے،اس ذکر کی جگہ دائیں (سیدھی) طرف پستان سے دو اُنگلی نیچے ہے۔

(۳) تیسرا سبق: لطیفۂ سِر۔

اس ذکر کی جگہ بائیں (اُلٹی) طرف سینے کی طرف لطیفۂ قلب سے چار انگل اوپر ہے۔

(۴) چوتھا سبق: لطیفۂ خفی۔

اس کی جگہ دائیں پستان سے اوپر سینہ کی طرف لطیفۂ روح سے چار انگل اوپر ہے۔

(۵) پانچواں سبق: لطیفۂ اِخفٰی۔

اس کی جگہ سینے میں لطیفۂ سِر اور خفی کے درمیان ہے۔

ذکر ایسے کیجئے کہ پانچوں لطیفوں کے اثرات ظاہر ہوں۔

(۶) چھٹا سبق: لطیفۂ نفس۔

اس کی جگہ پیشانی میں دو ابرو کے درمیان اوپر کی طرف ہے۔

(۷) ساتواں سبق: لطیفۂ قالبیہ۔

اس کو سلطانُ الأذکار (ذکروں کا بادشاہ) بھی کہتے ہیں،اس کی جگہ تالو کے درمیان ہے۔

اس کے اثرات سے پورا بدن ذاکر ہو جاتا ہے،یعنی بال بال، ہڈی ہڈی، بوٹی بوٹی ذکر کرتے ہیں ، یعنی سارا بدن ذکر اللہ کے ساتھ ذاکر ہو جاتا ہے۔

(۸) آٹھواں سبق: ذکرِ نفی واثبات۔

لَا اِلٰهَ (کوئی معبود نہیں ہے) نفی ہے، یعنی نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق، **اِلَّا اللّٰہ** سوائے اللہ کے، یہ اثبات ہے۔

اس ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سانس کو ناف کے نیچے لے جائے اور لَا کو دِماغ تک پہونچائے اور ''اِلٰہ'' کو دائیں کندھے کے پیچھے کو لائے، اور لفظ ''اِلَّا اللّٰہُ'' کی دل پر ضَرْبُ اس طرح لگائے کہ اس کا اثر دوسرے لطائف پر بھی پڑے، اور لفظ ''**مُحمد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم**'' پر سانس چھوڑ دے۔ ذکر میں کلمہ طیبہ کے معنیٰ کا خیال رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک صاف ہے، اور کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے۔

''لَا'' کے وقت اپنی اور تمام موجودات ذاتوں کا انکار کردے۔

''اِلَّا اللّٰہُ'' کے وقت اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اس کی قدرت کا خیال رکھے اور ہر وقت یہ دھیان بھی دل میں رہے: الٰہی میری مُراد تو ہی ہے اور مجھے اپنی محبت ومعرفت نصیب فرما اور اپنی توجہ (دھیان) دل کی طرف اور دل کا دھیان صرف اللہ کی طرف رکھنا ضروری ہے، اس سے دل گرم ہوگا اور ذکر اللہ کا شوق وذوق بڑھ جائے گا اور اللہ کی محبت میں ترقی نصیب ہوگی، ادھر اُدھر کے خیال سے بچے۔

(۹) تہلیلِ لسانی: یعنی زبان سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا تہلیل کہلاتا ہے۔

تہلیلِ لسانی کا طریقہ بھی ذکرِ نفی اثبات کی طرح ہے، البتہ اس ذکر میں سانس بند کرنے کی ضرورت نہیں اور یہ ذکر ہلکی آواز سے ہوگا۔ کم سے کم بارہ تسبیح اور اونچے درجہ پر پانچ ہزار ہے اور اگر کوئی اس سے بھی بڑھ جائے تو فائدہ اٹھائے گا۔

(۱۰) مراقبۂ اَحدِیَّت۔

زبان سے **مراقبۂ اَحدِیَّت** کی نیت نیچے لکھے الفاظ سے کرے اور دس منٹ سے آدھا گھنٹہ اس کیفیت میں بیٹھا رہے کہ اللہ تعالیٰ کا فیض میرے قلب پر آرہا ہے۔

فیض آتا ہے میرے دل پر اللہ کی ذات سے جو تمام صفاتِ کمال کی جامع ہے اور ہر نقصان سے پاک ہے۔

مراقباتِ مَشَارِبُ

(۱۱) مراقبہ قلب

زبان سے مراقبہ قلب کی نیت درج ذیل الفاظ سے کرے:

الٰہی! تجلیاتِ افعالیّہ کا فیض جو تو نے نبی ﷺ اور آدمؑ کے دل مبارک پر اتارا ان کے وسیلہ سے وہ فیض میرے لطیفۂ قلب میں اتار دے، سوچے اور یہ خیال کرے کہ میرے قلب میں اللہ کی طرف سے فیض (رحمت) آ رہا ہے اور ظلمتیں (بُرے اثرات) باہر نکل رہی ہیں، ہم فیض کو پی رہے ہیں اور بڑا نشہ چڑھ رہا ہے اور ہمارا دل شکریہ کے طور پر کر رہا ہے، اللّٰہ، اللّٰہ، اللّٰہ. یہ مراقبہ بھی دس منٹ سے آدھا گھنٹہ تک کرے۔

نوٹ: ''تجلیّاتِ افعالیّہ'' کا مطلب یہ ہے کہ عالَم میں جس چیز یا شخص اور خود ذاکر کے اپنے آپ سے جو بھی کام ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے، اس میں اصل طاقت، مرضی اور منشاء اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اچھا کام تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ برا کام بھی برا کرنے والے کی بُری نیت کی نحوست سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اٹھ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(۱۲) دوسرا مراقبہ: لطیفۂ روح۔

اپنی زبان سے مراقبہ روح کی نیت درج ذیل الفاظ سے کرے:

الٰہی تجلیات (نور) صفاتِ ثبوتیہ کا فیض جس کو تو نے نبی کریم ﷺ کے لطیفۂ روح مبارک پر اتارا ان کے وسیلہ سے وہ فیض (رحمت) میرے لطیفۂ روح میں اتار دے۔ یہ مراقبہ بھی دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرے۔

''صفات ثبوتیہ'' کا مطلب عالَم میں کسی بھی چیز یا کسی بھی شخص اور خود ذاکر سے ثبوت کے طور پر کسی کو کوئی چیز دے دینا، کسی سے اس کام کا ہو جانا، درحقیقت اللہ تعالیٰ کی صفات کا اثر ہے۔ مثلاً: رزّاق (رزق دینے والا) وہّاب (عطا کرنے والا) وغیرہ۔

(۱۳) تیسرا مراقبہ: لطیفۂ سر۔

اپنی زبان سے مراقبہ سر کی نیت درج ذیل الفاظ سے کرے:

الٰہی شیونِ (شانِ) ذاتیہ کی تجلیات (یعنی نور) کا فیض جو تو نے نبی کریم ﷺ کے لطیفۂ سِر پر اتارا ان کے وسیلہ سے وہ فیض میرے لطیفۂ سِر میں اتار دے۔ یہ مراقبہ بھی دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرے۔

نوٹ: شیون، شان کی جمع ہے۔ شان کا معنی بلند صفت اور خوبی ہے۔ کائنات میں کسی بھی چیز یا شخص یا خود ذاکر سے جس خوبی کا بھی اظہار ہو رہا ہے اس کی اصل ذات باری تعالیٰ ہی ہے۔

(۱۴) چوتھا مراقبہ: **لطیفۂ خفیِ۔**

اپنی زبان سے مراقبۂ خَفِی کی نیت نیچے لکھے الفاظ سے کرے:

الٰہی صفاتِ سَلبِیہ کی تجلیات کا فیض جو تو نے نبی کریم ﷺ کے **لطیفۂ خفِی**

مبارک میں اتاراانکے وسیلہ سے وہ فیض میرے **لطیفۂ خفی** میں اتار دے۔ یہ مراقبہ بھی دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرے۔

نوٹ: صفات سلبیہ سے مراد کسی کا کسی سے کوئی چیز لے لینا۔ مثلاً: بیماری دور کر دینا، غم مصیبت اٹھا دینا۔ اس طرح اگر کسی، مثلاً: دوا، طبیب وغیرہ سے ہوتا ہوا نظر بھی آتا ہے تو اس کی اصل اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ صفاتِ ثبوتیہ کی طرح صفات سلبیہ بھی ہیں۔ مثلاً مانع (روکنے والا) وغیرہ۔

(۱۵) پانچواں مراقبہ: لطیفۂ اِخفیٰ۔

اپنی زبان سے مراقبہ اخفیٰ کی نیت درج ذیل الفاظ سے کرے:

الٰہی تجلیاتِ شانِ جامع کا فیض جو تو نے نبی کریم ﷺ کے **لطیفۂ اخفیٰ** مبارک پر اتارا وہ فیض ان کے وسیلہ سے میرے **لطیفۂ اخفیٰ** میں اتار دے "اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ" (صحیح البخاری، کتاب التوحید:۶۹۵۱) (میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں) مقصد پورا ہو "وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ" (سورۂ ابراہیم، آیت:۲۰) (یہ بات اللہ تعالیٰ پر کوئی مشکل نہیں ہے)۔ یہ مراقبہ بھی دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرے۔

شانِ جامع کا مطلب صفاتِ ثبوتیہ اور سلبیہ کا جامع ہونا، یہ خوبی بھی حقیقی طور پر صرف ذات باری تعالیٰ کی ہے۔

(۱۶) سولہواں سبق: مراقبۂ مَعِیَّت (ساتھ) ولایت صغریٰ اور کبریٰ۔

اپنی زبان سے مراقبۂ مَعِیَّت کی نیت درج ذیل الفاظ سے کرے:

"وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ" (سورۃ الحدید:۴) (اللہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو) اس کے مطلب کا خیال رکھے، یعنی فیض آتا ہے اللہ کی ذات سے جو میرے ساتھ ہے اور ہر کائنات کے ذرات کے ساتھ ہے۔ یہ مراقبہ بھی دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرے۔

(۱۷) سترھواں سبق: دائرہ اولیٰ۔

یہ مراقبہ آیت کریمہ **"وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ"** (سورۃ ق:۱۷) (کہ ہم تمہاری رگِ جان سے بھی زیادہ نزدیک ہیں) سے ہے۔

مراقبہ اس نیت سے کرنا ہے کہ:

فیض آتا ہے اللہ کی ذات سے میرے لطیفۂ نفس پر اور سینہ کے پانچوں لطیفوں پر۔

(۲۰-۱۹-۱۸) اٹھارہ، انیسواں اور بیسواں سبق۔

یہ مراقبہ آیت کریمہ **"یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ"** (المائدہ:۵۴) سے ہے۔

یہ مراقبہ اس نیت سے کرنا ہے کہ:

وہ ذات باری تعالیٰ جو ہمیں دوست رکھتی ہے اور ہم اس ذات باری تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں، اس کا فیض میرے لطیفہ نفس پر آتا ہے۔

یہ مراقبہ بھی دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرے۔

(۲۱) اکیسواں سبق: مراقبۂ اسم الظاہر۔

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ (مبارک ناموں) میں سے ایک مبارک نام "**ظاھر**" بھی ہے، اِسمِ ظاہر کی برکت سے میرے وجود سے **انواراتِ الٰہیہ** ظاہر ہو رہے ہیں، انواراتِ الٰہیہ اس طرح ظاہر ہو رہے ہیں جیسے سورج سے روشنی ظاہر ہو رہی ہے۔

فیض لطیفۂ نفس اور پانچوں سینے کے لطیفوں (قلب، روح، سر، خفی، اخفیٰ) یعنی عالَمِ امر کے لطیفوں پر آتا ہے۔

یہ مراقبہ بھی دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرے۔

تجھ سے دونوں جہاں کامیاب تجھ سے روشن آفتاب و ماہتاب
روشنی دے رب ہماری جان کو تازہ کردے گلشنِ ایمان کو

(۲۲) بائیسواں سبق: مراقبۂ اِسْمُ الْبَاطِنُ۔

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ (مبارک ناموں) میں سے ایک مبارک نام "**باطن**" بھی ہے۔

مراقبۂ اسم الباطن کی نیت اس طرح کرنی ہے کہ:

وہ ذات پاک جو اسم الباطن کی جامع ہے، اس ذات پاک جل شانہٗ کا فیض میرے وجود (بدن) پر آتا ہے۔

لطائف میں سے لطیفۂ روح۔ لطیفۂ سِر۔ لطیفۂ خفی۔ میں یہ فیض آتا ہے۔ یہ مراقبہ بھی دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرے۔

(۲۳) تیئسواں سبق: مراقبہ کمالاتِ نبوت۔

مراقبہ کمالات نبوت درج ذیل نیت سے کرے:

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر نبوت کا جو فیض اتارا، نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے وہ فیض میرے **لطیفۂ اخفیٰ** کو آ رہا ہے، اس فیض کی برکت سے میرے اندر اتباعِ سنت کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔

جب فیض آنا محسوس ہونے لگے تو مراقبہ کی حالت میں درود شریف بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ مراقبہ بھی دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرے۔

(۲۴) چوبیسواں سبق: مراقبہ کمالاتِ رسالت۔

مراقبہ کمالاتِ رسالت کی درج ذیل نیت کرنی ہے:

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر رسالت کا جو فیض اتارا، نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے وہ فیض میری ذات پر آ رہا ہے۔

یہ مراقبہ بھی دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرنا ہے۔

(۲۵) پچیسواں سبق: مراقبہ کمالاتِ اُوْلُو الْعَزْم۔

اللہ تعالیٰ کمالاتِ اُوْلُو الْعَزْم یعنی پختہ، اونچے اور مضبوط ارادے کی قابلیت دینے والے ہیں، جس طرح اللہ تعالیٰ نے اُوْلُو الْعَزْم انبیاء علیہم السلام کو اپنے فیض سے یہ قوت دی۔

مراقبہ کمالاتِ اُوْلُو الْعَزْم کی نیت درج ذیل الفاظ سے کرنی ہے:

وہ ذات جو کمالاتِ اُوْلُو الْعزم کی مالک ہے، اُسی نے انبیاء علیہم السلام پر کمالاتِ اُوْلُو الْعزم کا فیض اتارا، انبیاء علیہم السلام کی برکت سے وہ اپنا فیض میری ذات پر بھی اتار رہا ہے۔

یہ مراقبہ بھی دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرنا ہے۔

(۲۶) چھبیسواں سبق: مراقبہ حقیقتِ کعبہ ربّانی۔

مراقبہ کمالاتِ حقیقت کعبہ ربّانی کی نیت بھی اس طرح کرنی ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کی ذات سے فیض آرہا ہے جس کے لئے تمام مخلوقات سجدہ کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے کعبۃ اللہ کی حقیقت عطا کی جاتی ہے، کعبۃ اللہ کی حقیقت عطا کرنے والی ذات سے فیض میری صورت یعنی پورے وجود پر آرہا ہے۔

یہ مراقبہ بھی دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرنا ہے۔

(۲۷) ستائیسواں سبق: مراقبہ حقیقتِ قرآن مجید۔

مراقبہ حقیقتِ قرآن مجید کی نیت بھی اس طرح کرنی ہے کہ:

اس بے مثال ذات (اللہ) سے فیض آرہا ہے، قرآن مجید کی حقیقت کا فیض میری ذات پر آرہا ہے۔

(۲۸) اٹھائیسواں سبق: مراقبہ حقیقتِ نماز۔

مراقبہ حقیقت نماز کی نیت درج ذیل الفاظ سے کرے:

اس بے مثال ذات (اللہ) سے فیض آرہا ہے، نماز کی حقیقت کا فیض میری

ذات پر آرہا ہے۔

یہ مراقبہ بھی دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرنا ہے۔

(۲۹) انتیسواں سبق: مراقبہ خالص عبادت۔

مراقبہ خالص عبادت کی نیت درج ذیل الفاظ سے کرے:

اس بے مثال ذات (اللہ) سے فیض آرہا ہے، خالص عبادت کا فیض میری ذات پر آرہا ہے۔

یہ مراقبہ بھی دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرنا ہے۔

(۳۰) تیسواں سبق: مراقبہ حقیقتِ ابراہیمی۔

مراقبہ حقیقتِ ابراہیمی کی نیت درج ذیل الفاظ سے کرے:

اس بے مثال ذات (اللہ) سے فیض آرہا ہے، حقیقتِ ابراہیمؑ کا فیض میری صورت یعنی پورے وجود پر آرہا ہے۔

یہ مراقبہ دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرے۔

نوٹ: حقیقتِ ابراہیمی کا مطلب اللہ تعالیٰ ذات پاک کی انتہائی محبوبیّت ہے، جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا۔

(۳۱) اکتیسواں سبق: مراقبہ حقیقتِ مُوسَوِی۔

مراقبہ حقیقت موسوی کی نیت درج ذیل الفاظ سے کرے:

اس بے مثال ذات (اللہ) سے فیض آرہا ہے، حقیقتِ موسویؑ کا فیض میری

صورت یعنی پورے وجود پر آرہا ہے۔

یہ مراقبہ دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرے۔

نوٹ: حقیقت **مُوسَوِی** کا مطلب اللہ تعالیٰ کا انتہائی قرب ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا خاص قرب عطا فرمایا۔

(۳۲) بتیسواں سبق: مراقبہ حقیقتِ محمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

مراقبہ حقیقتِ محمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نیت درج ذیل الفاظ سے کرے:

اس بے مثال ذات (اللہ) سے فیض آرہا ہے، حقیقت محمدی ﷺ کا فیض میری ذات پر آرہا ہے۔

یہ مراقبہ دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرے۔

نوٹ: حقیقت محمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مراد اللہ تعالیٰ کا خاص فیض ہے جو مخلوق کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل فرمایا۔

(۳۳) تینتیسواں سبق: مراقبہ حقیقت احمدی ﷺ۔

مراقبہ حقیقت احمدی ﷺ کی نیت درج ذیل الفاظ سے کرے:

اس بے مثال ذات (اللہ) سے فیض آرہا ہے، حقیقتِ احمدی ﷺ کا فیض میری ذات پر آرہا ہے۔

یہ مراقبہ دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرے۔

نوٹ: حقیقتِ احمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ خاص فیض ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا احمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اپنے خاص قرب اور بلندی شان کے طور پر نازل فرمایا ہے۔

(۳۴) چونتیسواں سبق: مراقبہ خالص محبت۔

مراقبہ خالص محبت کی نیت درج ذیل الفاظ سے کرے:

اس بے مثال ذات (اللہ) سے فیض آرہا ہے، خالص محبت کا فیض میری صورت یعنی پورے وجود پر آرہا ہے۔

یہ مراقبہ دس منٹ سے آدھ گھنٹہ کرے۔

(۳۵) پینتیسواں سبق: مراقبہ ہر جگہ موجود ذات۔

مراقبہ ہر جگہ موجود ذات کی نیت درج ذیل الفاظ سے کرے:

اس بے مثال ذات اللہ تعالیٰ جو ہر جگہ موجود ہے، کا فیض میری صورت پر آرہا ہے۔

نوٹ: یہ تمام مراقبات دس منٹ سے آدھ گھنٹہ تک کرے۔ یعنی دس منٹ سے شروع کرے اور آہستہ آہستہ وقت بڑھا کر آدھ گھنٹہ تک لے جائے۔ تمام اذکار اور مراقبات کی مشق ہو جانے کے بعد شیخ کے مشورہ سے فقط اَذکار میں سے چھ لطائف: سلطان الاذکار اور نفی و اثبات اور مراقبات میں سے مراقبۂ معیّت کو اپنے معمولات میں رکھے۔

☆☆☆☆☆

والدِ محترم قطب برطانیہ

حضرت اقدس مولانا اسماعیل صاحب واڑیؒ کے پسندیدہ اشعار

بقلم: فضل حق عفی عنہ

وصل کا شربت پلادے ذوالجلال — مؤمنوں پہ لطف کردے لا یزال
آکھڑے ہیں در پہ تیرے اے کریم — مانگتے ہیں تجھ سے صرف جنت نعیم
تجھ سے ہیں دونوں جہاں کامیاب — تجھ سے روشن آفتاب وماہتاب
روشنی دے رب ہماری جان کو — تازہ کردے گلشن ایمان کو
یا الٰہی تو بچانا ہمیں قبر میں — آبرُو رکھنا تو ہماری حشر میں
قانونِ قدرت سے میں کچھ بد ذہن نہیں — میں سمجھتا ہوں اللہ میرے دوست ہیں دشمن نہیں
دل بدست آور کہ حج اکبر ست — از ہزار کعبہ دل یک بہتر است
کہ کعبہ بنیادِ خلیل آز راست — دل گزرگاہِ جلیلِ اکبر است
دل کے آئینہ میں ہے تصویرِ یار — جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی
تو جب چاہے جسے چاہے — عطاء سے بہرہ ور کردے
فقیرِ بے ساز و ساماں کو — شاہِ بَحر و بَر کردے

ہم یہ حسرت لائے ہیں — ظلمات سے نور میں آئے ہیں
اِس دل کو بھی نورانی کردے — انوارِ مدینہ کے صدقہ
نہ زَر، مَال، دَھن ساتھ جائے گا — دو گز کفن ساتھ جائے گا
یہ آنکھیں رَسیلی یہ خوش رنگ چہرہ — مٹّی میں تیرا گورا بدن جائے گا
سب ٹھاٹ پڑا رہ جائے گا — اے بندے جب لاد چلے گا بنجارہ
کیسے تھے اَرَسطُو لُقمان و حکیم — جھاڑ ہیں ان کی قبروں پر اور نشان کچھ بھی نہیں
یارب تیری رحمت کا اُمّید وار آیا ہوں — مُنہ ڈھانپے کفن سے شرم سار آیا ہوں
چلنے نہ دیا بارِ گناہ نے مجھ کو — اس لئے کندھوں پہ سوار آیا ہوں
چونکہ اپنے گناہوں سے شرم آتی ہے — اس لئے اپنا چہرہ ڈھانکا ہوا ہے
میرے گناہوں کے بوجھ اتنے ہیں — کہ آپکے پاس چل کے نہ آسکا ہوں
اس لئے کندھوں پر سوار آیا ہوں — اے اللہ تیری رحمت لے کر آیا ہوں

خدا دیتا ہے جن کو عیش
ان کو غم بھی ہوتا ہے

جہاں بجتے ہیں نقارے
وہاں ماتم بھی ہوتا ہے

لِقَاءُ النَّاسِ لَیْسَ یُفِیْدُ شَیْئًا
سِوَی الْھَذْیَانِ مِنْ قِیْلٍ وَقَالٍ

فَاَقْلِلْ مِنْ لِقَاءِ النَّاسِ اِلَّا
لِاَخْذِ الْعِلْمِ اَوْ اِصْلَاحِ حَالٍ

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

موت کے بعد ہے بیدار دلوں کو آرام
نیند بھر کر وہی سویا ہوگا جو کہ جاگا ہوگا

ہر درد مند دل کو رونا میرا رلا دے
بے ہوش جو پڑے ہیں انہیں جگا دے

نفس کا اژدہا دلا! دیکھ ابھی مرا نہیں
غافل ادھر ہوا نہیں اس نے ادھر ڈسا نہیں

پے در پے ترے او ساقی آنا کہ نہ آنا
بھر دے میرے ساغر میں پیمانوں کا پیمانہ

اِلٰھِیْ لَسْتُ لِلْفِرْدَوْسِ اَھْلاً
وَلَا اَقْوٰی عَلَی النَّارِ الْجَحِیْمِ

فَھَبْ لِیْ تَوْبَۃً وَاغْفِرْ ذُنُوْبِیْ
فَاِنَّکَ غَافِرُ الذَّنْبِ الْعَظِیْمِ

تیرے عشق کی انتہا چاہتا ہوں
میری سادگی دیکھ میں کیا چاہتا ہوں

کتنی مشکل زندگی ہے کس قدر آساں ہے موت
گلشنِ ہستی میں مانند نسیم ارزاں ہے موت

کسی کا کندہ نگینہ نام ہوتا ہے
کسی کی قبر کا لبریز جام ہوتا ہے

عجب سرائے ہے یہ دنیا کہ جس میں شام وسحر
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

تذکرہ

حضرت شیخ صادق بھیّات صاحب دامت برکاتہم

بولٹن یو، کے (U.K)

ازقلم

حضرت مولانا مفتی

خالد سیف اللہ صاحب قاسمی نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث وناظم جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ ضلع سہارنپور یوپی، انڈیا

حضرت شیخ صادق بھیّات صاحب دامت برکاتہم

بولٹن (U.K)

جامع الاوصاف والکمالات حضرت شیخ صادق بھیات دامت برکاتہم جواس وقت بہت سے لوگوں کیلئے ذکراورسلوک کا مرکز بن چکے ہیں، بفضل اللہ تعالیٰ وکرمہٖ آپ کا فیض ہندوستان اور انگلینڈ اور دیگر بہت سے ممالک میں جاری وساری ہے، اس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم اوران کی توفیق کا سب سے بڑا دخل ہے، جس نے آپ کو اس مقام پر پہنچایا، جو بہت سے انسانوں کیلئے باعثِ عبرت اور راہِ طریقت کا ایک نمونہ ہے اور اس بات کا ایک جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ ہر مؤمن میں بلکہ ہر انسان میں اللہ پاک نے ایسی صلاحیتیں رکھی ہیں کہ اگر وہ ان صلاحیتوں کو صحیح استعمال کرے تو ولایت کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر پہنچ سکتا ہے، آپ کی زندگی میں یہ سب باتیں موجود ہیں، الحاج شیخ صادق دامت برکاتہم ۱۵/ شعبان ۱۳۶۴ھ/ ۲۳/ جولائی ۱۹۴۵ء کوہتھورن، ضلع سورت، انڈیا میں پیدا ہوئے۔ جہاں تک آپ کی زندگی کی شروعات کا تعلق ہے ایک عامیانہ انسان کی زندگی ہوتی ہے کہ وہ اپنے کام کاج، تجارت، زراعت اور دیگر کوئی صنعت وحرفت اختیار کرتا ہے اور اپنے ذریعۂ معاش اور اپنے اہل وعیال کیلئے حلال کمائی میں محنت کرتا ہے جو اس کا

شرعی اور اخلاقی فریضہ بنتا ہے، آپ بھی بہت زمانہ تک مختلف نوعیت کے پیشے اختیار کرتے رہے، محنت مزدوری کے سلسلہ میں آپ مارچ ۱۹۶۲ء میں برطانیہ آگئے۔ یہاں سے آپ نے رزقِ حلال کے لیے محنت اور خلقِ خدا کی خدمت کا سلسلہ جاری رکھا۔ یہاں تک کہ وہ جوہر سامنے آیا جو آپ کی طبیعت میں منجانب اللہ ودیعت رکھا ہوا تھا، اور اس کا ظاہری سبب یہ بنا کہ آپ کی طبیعت میں اولیاء اللہ کی خدمت کا بے پناہ جذبہ ڈال دیا گیا، آپ کو جہاں بھی معلوم ہوتا کہ آپ کے ملک میں شہر اور علاقہ میں کوئی اللہ کا ولی آیا ہوا ہے، آپ نہ صرف اس کی زیارت وملاقات کیلئے بیتاب ہوجاتے ہیں بلکہ اس کی خدمت اور اس کو ہر طرح کی راحت پہنچانے میں سب سے زیادہ سبقت کرنے والے ثابت ہوتے ہیں، جبکہ آنے والوں پر ایسے حالات بھی ہوتے ہیں کہ ان کے چاہنے والے کم ہوتے ہیں ایسے میں ان حضرات کو ایسے مخلص خادم کا مل جانا منجانب اللہ ایک نعمت ثابت ہوتا ہے اور خود خدمت کرنے والے کیلئے ایسے مخلص حضرات کی توجہات حاصل کرنے کا بے پناہ موقع ہوتا ہے اور وہ ان سے خوب روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔

چنانچہ ابتدائے زمانہ میں آپ ہندوستان کے سلسلۂ تھانوی کے ایک مشہور بزرگ حضرت مولانا مسیح اللہ خانصاحبؒ سے منسلک ہوئے اوران سے فیضیاب ہونے کا آغاز ہوا، چونکہ آپ کا قیام مسلسل انگلینڈ کے مشہور شہر بولٹن

میں ہوتا ہے اور انگلینڈ سے مشائخ ہندو پاک کو ایک قلبی تعلق رہا ہے اس لئے ہندوستان و پاکستان کے کبار اولیاء اللہ و مشائخ کا وہاں آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہوا جن میں سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے ایک بہت بڑے بزرگ حضرت پیر غلام حبیب صاحب نقشبندیؒ سر فہرست ہیں، آپ ایک صاحب کمالات، اعلیٰ درجہ کی روحانیت کے حامل، مضامین قرآن کے بڑے زبردست ترجمان، بہت بڑے عابد و زاہد ولیٔ مرتبہ، ذکر و فکر میں امام زمانہ تھے، آپ کی نظر کیمیا اثر دلوں کو ذکر اللہ سے سرشار کرتی تھی اور صورت میں بے پناہ حسن و کمال اور بلا کی جاذبیت تھی اور آپ کی سیرت بہت ہی پرکشش واقع ہوئی تھی:

ع صورت بھی حسیں آپ کی سیرت بھی حسیں ہے

کے مصداق تھے۔

ہمارے محترم شیخ صادق پر آپ کی خدمت اور محبت کا بے انتہا غلبہ رہا، حضرت کے ساتھ آنا جانا، ان کو مختلف شہروں میں لے جانا، بیان کرانا اور اپنے گھر پر قیام کرانا اور حضرت کی پُر تکلف مہمان داری اور آپ کے ساتھ آپ کے زائرین اور متعلقین کی مہمان داری بھی ایک شاہانہ انداز سے عاشقانہ طرز پر پورا گھر کرتا رہا، خود بیان کرتے ہیں کہ اس وقت نہ میری ڈاڑھی درست تھی نہ میرا لباس ٹھیک تھا، حضرت ہر بات پر بڑی محبت و شفقت سے تنبیہ فرماتے تھے، حضرت کی ان محبتوں اور شفقتوں کے نتیجہ میں زندگی میں ایک انقلاب عظیم پیدا

ہوا، اور ایک وہ انسان جو صرف دنیا کی طلب میں لگا ہوا تھا کشاں کشاں دین کی طرف اور دینداروں کی طرف اس کا میلان بڑھنے لگا، جس میں سب سے بڑا دخل حضرت پیر غلام حبیب صاحبؒ کی خاص عنایت کا رہا، اور یہ بھی ایک اہمیت رکھنے والی چیز ہے کہ اولیاء اللہ کی عنایات ہر شخص پر نہیں پڑتی بلکہ ان کی خدمت، محبت اور فنائیت اور للّٰہیت کا ہی نتیجہ ہوسکتی ہیں، حضرت کے ساتھ یہ تعلق حضرت کے آخری لحات تک قائم دائم رہا، اور ہمارے محترم شیخ صادق بھیات صاحب کی طبیعت اور مزاج میں ذکر و فکر کی کیفیات، اتباع سنت و شریعت کے جذبات، اصول پسندی، حق کی شناخت، حق گوئی، صاف گوئی کی ایک ایسی عادت راسخ ہوگئی کہ اس میں بعض دفعہ وہ یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ سامنے والا اس کو برا مانے گا یا اچھا سمجھے گا، وہ اپنی ذمہ داری سمجھ کر جو بات حق سمجھتے ہیں کہہ دیتے ہیں، ظاہر ہے کہ بعض حضرات کو یہ بات ناگوار بھی لگتی ہے، لیکن اگر اس بات پر غور کیا جائے کہ وہ اس میں ایک طرح سے مغلوب ہیں اور یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اگلے انسان کو بھی ان حالات سے متصف ہونا چاہئے تو کوئی عجوبہ نہیں جبکہ وہ ایک صاحب علم بھی ہو، صاحبِ معرفت بھی ہو تو اس کو تو اور بھی زیادہ ان کیفیات سے موصوف ہونا چاہئے۔

الغرض ہمارے محترم نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا کہ اتنے بڑے شیخ سے ان کو تعلق رہا اور نسبت و ارادت رہی، جیسا کہ بہت سے لوگ ایسا سمجھ

بیٹھتے ہیں کہ ہمارا تو ایک بہت بڑے بزرگ سے تعلق ہے اب ہمیں کسی اور کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے، بلکہ آپ ایسے طالب صادق واقع ہوئے ہیں، ایسی تڑپ رکھنے والا دل اپنے اندر رکھتے ہیں کہ جہاں بھی کوئی صاحبِ کمال، صاحبِ روحانیت، صاحبِ ذکر وفکر انسان نظر آتا ہے وہیں دوڑ کر اپنی پیاس بجھانا چاہتے ہیں، چاہے وہ عمر میں ان سے چھوٹا ہی کیوں نہ ہو اور عمل میں ان سے کم ہی کیوں نہ ہو، وہ اس سے بھی فیضیاب ہونے میں کوئی دریغ نہیں کرتے ۔ چنانچہ اس کی مثال ان کا وہ سفر ہے جو اس ناکارہ کے پاس بھی ہوا اور انہوں نے نقشبندی سلسلہ کے اسباق کی تفصیل جاننے کیلئے یہاں ایک اچھا خاصا وقت گذارا اور بہت کچھ سیکھا، لیکن آپ کی پیاس پھر بھی بدستور قائم ہے اور دن بدن بڑھتی جارہی ہے، ادھر عمر کا بھی تقاضہ اور ادھر ان کی پیاس کا یہ عالم ، آپ حضرت پیر غلام حبیب صاحبؒ کے بعد متعدد مشائخ سے منسلک ہوئے اور ان سے خلافت بھی پائی ۔

اگر آپ کے اوصاف وکمالات کا کچھ خلاصہ کیا جائے تو ایسا کہا جاسکتا ہے کہ مشائخ اولیاء اللہ، علماء صلحاء، ارباب مدارس کی ضیافت، خدمت، محبت اور ان کے ساتھ بہترین سلوک میں آپ اپنے شہر میں، اپنے علاقہ میں، ایک یگانہ حیثیت رکھتے ہیں تو اس میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا، جس کا شاہد صرف یہ ناچیز ہی نہیں بلکہ ہندوستان وپاکستان وبنگلہ دیش کے بہت سے حضرات ہیں ، اگر یوں کہا

جائے کہ ایک بہت بڑا طبقہ آپ کے احسانات کے نیچے دبا ہوا ہے تو بجا ہوگا، لیکن آپ ان حضرات کے اپنے اوپر احسانات مانتے ہیں نہ یہ کہ اپنے احسانات ، حالانکہ یہ بھی ایک حقیقت ہے جس کا خود راقم السطور کو مدتوں سے سابقہ پڑا ہوا ہے، جس کی وجہ سے ہم ان کیلئے، ان کی فیملی کیلئے، متعلقین کیلئے دعا ہی کرسکتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ ان کو اپنی شایان شان بدلہ عطا فرمائے ان بہتر خدمات کا اور عظیم احسانات کا جو وہاں قیام کے دوران ان کی طرف سے ہوتی رہی ہیں، جن کی وجہ سے بہت سے دین کے کاموں میں سہولت اور برکت ہوئی جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فِي الدَّارَيْنِ وَبَارَكَ اللّٰهُ فِيْهِ وَفِيْ اَهْلِهٖ بَرَكَةً عَظِيْمَةً۔

دوسری چیز جو ان کی عبادات سے تعلق رکھتی ہے، وہ الحمد للہ کثیر العبادت شخص ہیں، نمازوں کا، تلاوت کا، ذکر اللہ کا، تسبیحات کا اہتمام ان کی طبیعت میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے، اللہ پاک یہ سب قبول فرمائے اور مزید ترقیات سے نوازے آمین ۔

تیسری چیز کا تعلق اس تڑپ اور پھڑک سے ہے جو آپ کو بے چین رکھتی ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ دنیا کے کونے کونے میں اور جہاں آپ رہتے ہیں اس ملک میں ہر جگہ ہر مسجد میں آپ لوگوں کو ذکر اللہ میں مشغول کریں اور خود بھی مشغول ہوں، یہ بہت بڑی کیفیت اللہ نے آپ کو دی ہے، آپ کے ساتھ مختلف مقامات پر خود شہر ''بولٹن'' میں اور دوسرے شہروں میں ذکر اللہ کی مجالس قائم کرنے کیلئے سفر ہوا، اور پھر ہندوستان میں جب آپ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۰۱۵ء میں گنگوہ تشریف لائے

کچھ دن قیام کے بعد آپ کی طبیعت میں کشمیر کے پہاڑوں پر ذکراللہ کرنے کا شوق وذوق پیدا ہوا اور اس شوق کا اتنا غلبہ تھا کہ چاہے ایک بار ہی کیوں نہ ہو وہاں کسی پہاڑ پر کسی مسجد مدرسہ میں ایک بار ذکراللہ کر کے واپس لوٹ جانا ضرور ہے، چنانچہ ان کی اس کیفیت کو دیکھ کر سفر کشمیر اختیار کیا گیا اور سری نگر کے علاقہ میں وہاں کی بہت سی مساجد، مدارس اور وہاں کے بلند پہاڑوں پر آپ نے ذکر کی مجالس قائم کیں، ان مجالس کے ذریعہ سے اس علاقہ میں ذکر وفکر کی ہوائیں چل پڑیں اور لوگ آپ کو دیکھنے کے بیحد مشتاق اور آپ کی سیدھی سادی گفتار سے بیحد متاثر ہوئے کیونکہ حق تعالیٰ شانہ نے آپ کو ایک حسین الجثہ، حسین جمیل صورت پھر اس پر پُر انوار ڈاڑھی اور پُر انوار وبرکات سفید عمامہ اور اوپر سے سفید صوفیانہ اور عارفانہ لباس جو خداداد ایسی نعمت ہے کہ جہاں آپ بیٹھ جائیں یا گذر جائیں دیکھنے والوں کی نگاہیں اس قدرتی حسن وجمال، صوفیانہ انوار وبرکات، عارفانہ چال ڈھال اور مستانہ وضع قطع سے بے انتہا متأثر ہوتی ہیں اور جب ذکر کی مجلس کا آغاز ہوتا تو لوگوں پر زار وقطار رونے کی ایک زبردست کیفیت طاری ہوتی تھی، راقم الحروف سمجھتا ہے کہ یہ ان کی قلبی کیفیات کے اثرات تھے اور دوسری طرف ان حضرات کی طلب اور تڑپ کی کیفیات تھیں، یہ سب مشاہدات ہیں اور باوجود اس کے کہ طبیعت ان کی مضطرب تھی تکلیف سے بے تاب تھے لیکن بڑے صبر وضبط کے ساتھ اپنے تمام معمولات ایک نوجوان کی طرح بلکہ اس سے زیادہ ذوق وشوق سے

ادا کر رہے تھے اور ایک جگہ جمعہ سے قبل انہوں نے بیان بھی کیا اور ایک مقام پر سری نگر کی کشمیر یونیورسٹی میں بندہ نے بیان کیا الحمدللہ علیٰ احسانہ، اس سفر کے اچھے اثرات واقع ہوئے اور وہاں عقائد کے اعتبار سے اور معاملات کے اعتبار سے اور ذکر وفکر کی کیفیات کے اعتبار سے لوگوں کو فائدہ پہنچا، ان کی وہ تڑپ اور لگن کارگر ہوئی جو سفر کے آغاز میں دیکھی جارہی تھی، کشمیر میں لوگ ذکر وفکر کی کیفیات سے سرشار ہو رہے تھے اور وہاں کے اہل علم، اہل مدارس اور عوام یکساں آپ سے فیضیاب ہوئے، اس طرح مل جل کر بیانات اور ذکراللہ کا سلسلہ وہاں فروغ پایا اور کشمیر کے دوستوں نے بے انتہاء خلوص، محبت، ضیافت، شرافت اور قدردانی کا معاملہ فرمایا جس میں مدرسہ قاسمیہ، مدرسہ بلالیہ اور مدرسہ شوپور کے ذمہ داران اور مدرسین اور طلباء شامل ہیں، جَزَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى خَيْرًا فِي الدَّارَيْن۔

پھر ہمارے محترم یہاں سے گجرات اور گجرات سے انگلینڈ روانہ ہو گئے، بعد ازاں بندہ کی ان سے رمضان المبارک میں ملاقات ہوئی اور بہت کچھ ان کی محبتیں اور عنایتیں دیکھیں، گنگوہ کے قیام کے دوران بھی لوگ ان سے منسلک ہوئے جن میں بعض مدرسینِ مدرسہ بھی ہیں۔

فیض نگاہ ساقئ معرفت نہ پوچھئے
آیا جو سامنے وہی مخمور ہو گیا

☆☆☆☆☆

اظہارِ عقیدت

بہ قلم: شیخ صادق بھیّات یو، کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُلِاَهْلِهٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِيِّهٖ اَمَّابَعْدُ!

مخدوم گرامی مرتبت حضرت الحاج مولانا مفتی خالد سیف اللہ صاحب گنگوہی دامت برکاتہم شیخ الحدیث ورئیس جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ سے اس خاکسار کا تعلق نہ صرف بیعت واسترشاد کا ہے بلکہ قلم وکتاب، علم ومطالعہ اور راہِ سلوک کے جزوکل میں جب بھی مراجعت کا کوئی مرحلہ درپیش ہوتا ہے تو بندہ بغیر کسی لَیتَ وَلَعَلَ کے آں حضرت ہی کے خوانِ علم سے استفادہ کرتا ہے، کئی دہائیاں بیت رہی ہیں جب سے اس ناچیز کو اپنے ظاہر وباطن کی اصلاح کی فکر دامن گیر ہوئی تھی تَحدِیثُ بِالنِّعمَۃِ کے طور پر عرض ہے کہ الحمد للہ برصغیر کے کئی ایک ممتاز عارفین باللہ، مشائخ اہل دل سے استفادے کے سنہرے لمحات رب قدیر نے مہیا فرمائے اور اس ناچیز نے سلوک ومعرفت کی ان قابل قدر درسگاہوں میں ضروری اسباق کی تحصیل کی، پھر دستِ قدرت کی مزید بخشش یہ ہوئی کہ حضرت مفتی خالد سیف اللہ نقشبندی دامت فیوضہم کی روحانی شخصیت نے اس ناچیز کو اپنی زلفوں کا اسیر بنا کر چھوڑا، اب حال یہ ہے کہ انہیں کے بحرِ

معرفت کی غواصی سے قلب وجاں کو سکون میسر آتا ہے، شاید ہی کوئی دن گزرتا ہوگا جب میرے اس شیخ ومربی کا تصور نگاہوں کو خیرہ نہ کرتا ہو، اللہ پاک انہیں شفائے کاملہ، عاجلہ، مستمرہ، دائمہ سے نوازے آمین۔

درحقیقت اس وقت وہ سلف کی یادگار اور امت کا قیمتی سرمایہ ہیں، ایسے وقت میں جبکہ چاروں طرف ظلمات کا بسیرا ہے، توحید ومعرفت کے سوتے خشک ہوا چاہتے ہیں اور حقیقی تصوف سے آنکھیں موندیں جارہی ہیں تو معرفت کے چراغوں کی حفاظت بھی بقائے دین ہی کا حصہ قرار پائے گی، اللہ کا فضل واحسان ہے کہ حضرت مفتی صاحب ''رجل رشید'' کا مصداق بن کر ان معرفت کے چراغوں کی لَو کو تیز سے تیز کرنے کا مبارک فریضہ انجام دے رہے ہیں، سرزمین گنگوہ جو اقطاب واولیاء اور سلاطینِ معرفت کی قدیم ترین بستی اور آماجگاہ ہے، بفضل اللہ تعالیٰ اس بقعۂ نور کی روحانی نسبتیں آج ہمارے حضرت مخدوم مکرم کے ذریعہ ترقی پذیر ہیں جس کے کسی قدر خوشگوار جھونکے یہاں سات سمندر پار بھی محسوس ومشاہد کئے جاسکتے ہیں، بندہ کیلئے سعادت کا مقام ہے کہ حضرت اس طالب علم کی بھی دستگیری فرمارہے ہیں، کوئی شبہ نہیں انہوں نے ناچیز کے بارے میں پیش نظر کتاب کے اندر جو بھی کچھ ارقام فرمایا ہے وہ محض حسن ظن کی بنیاد پر ہے ورنہ ’من آنم کہ من دانم‘‘۔

میں کیاں ہوں اس کا مجھے خوب اندازہ ہے، آج اگر اللہ کا میٹھا نام

لینے کی کچھ توفیق حصہ میں آئی ہے وہ سب اہل دل بزرگوں کی توجہات کا پَرتو ہے، ہمارے مخدوم ومربی کومتعدد مشائخِ تصوف کی نسبتیں حاصل ہیں اورانہیں نسبتوں کا فیض ان کی شخصیت کو ہشت پہل بنائے ہوئے ہے، ہندوستان سے باہر یہاں برطانیہ میں بھی حضرت کے بہت سے خلفاء ومجازینِ بیعت معرفت کی سرد انگیٹھی گرم کرنے میں بساط بھرکوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں، بس اللہ عزوجل سے دلی دعا ہے کہ ہمارے حضرت مفتی صاحب کا فیض عام وتام فرمائے اورایک خلق کثیرکوان سے متمتع ہونے کی توفیق ارزانی کرے آمین۔

وما ذالک علی الله بعزیز۔

مشائخ کرام

حضرت شیخ صادق بھیّات صاحب دامت برکاتہم بولٹن (U.K)

آپ نے ہندوپاک کے بہت سے بڑے بڑے مشائخ واولیاء اللہ سے اکتسابِ فیض کیا ہے اور راہِ سلوک میں اپنے عزم واستقلال، استقامت، اخلاص وللّٰہیت اور بہترین استعداد کی بنا پر مختلف اکابر کی طرف سے خرقۂ خلافت سے سرفراز کئے گئے، ہم ذیل میں آپ کے مشائخ کی فہرست مع تاریخ اجازت ذکر کرتے ہیں:

(۱) حضرت مولانا اسماعیل واڈی صاحب رحمہ اللہ (م ۱۴۳۴ھ/ ۲۰۱۲ء) خلیفہ مرشد عالم حضرت پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی چکوالؒ وخلیفہ شیخ الحدیث تدکیسور حضرت مولانا ابرار احمد صاحبؒ۔

(تاریخِ اجازت اکتوبر ۲۰۰۶ء)

(۲) مولانا پیر سیف اللہ خالد صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہوری خلیفہ مرشد عالم حضرت مولانا پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی چکوالؒ۔

(تاریخ اجازت دسمبر ۲۰۰۶ء)

(۳) حضرت مولانا شیخ عبد الحفیظ مکّی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظّمہ خلیفۂ اجل شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ۔

(تاریخ اجازت ۱۹؍ربیع الآخر ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹/۲/۲۸)

(۴) حضرت مولانا مشتاق مجذوب صاحب دامت برکاتہم۔

(۵) حضرت مولانا عطاء اللہ مدنی صاحب دامت برکاتہم مقیم حال مدینۃ المنورہ خلیفہ تاج الاولیاء مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلویؒ۔

(تاریخ اجازت: ۲۷؍مئی ۲۰۱۴ء)

(۶) حضرت مولانا فضل اللہ آزاد دامت برکاتہم اورنگی ٹاؤن کراچی، خلیفہ شیخ اللہ وصایا صاحبؒ وخلیفہ شیخ عبدالمالک صدیقی صاحب رحمہ اللہ۔

(تاریخ اجازت: ۲۶؍جون ۲۰۱۴ء)

(۷) حضرت قاری اسماعیل سمنی صاحب رحمہ اللہ خلیفہ حضرت مولانا شاہ ابرار صاحب دُھلیوی وحضرت مولانا قمر الزماں صاحب الہٰ آبادی دامت برکاتہم (م ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء)۔

(تاریخ اجازت یکم رمضان المبارک/ ۲۹؍جون ۲۰۱۴ء)

(۸) حضرت حافظ محمد پٹیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیر امن گجرات خلیفہ حضرت قاری اسماعیل صاحب وشیخ مولانا محمد یونس صاحب رحمہم اللہ نے تین سلسلوں: مجددیہ، صابریّہ، ملامتیّہ میں اجازت دی۔

(تاریخ اجازت: جمعہ یکم جمادی الاول ۱۴۳۶ھ/ ۲۰؍فروری ۲۰۱۵ء)

(۹) حضرت مولانا نثار احمد الحسینی دامت برکاتہم حضرو، اٹک، پاکستان۔ خلیفہ مجاز امام الزاہدین والعارفین حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ۔

(تاریخ اجازت: جون ۲۰۱۵ء)

(۱۰) بندۂ ناکارہ خالد سیف اللہ عفا اللہ عنہ کے پاس جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ میں رہکر انہوں نے اسباقِ نقشبندیہ کو مفصل سمجھا اور کافی وقت لگایا اور مجالس ذکر ومراقبہ قائم ہوئیں۔ اسلئے بندہ کی طرف سے بھی ان کو اجازت ہے۔

(تاریخ اجازت: ۲۰۱۶/۰۱/۰۱ء)

(۱۱) حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب لاہور مجاز حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ نے ۲۰۱۶/۰۱/۲۳ء کو خلافت واجازت دی۔

(۱۲) قاری صالح پٹیل جوگواڑی مقیم حال کِناڈا خلیفہ پیر محمد طلحہ صاحب سہارنپوری۔

(۲۳؍ذیقعدہ ۱۴۳۷ھ/ ۲۷؍اگست ۲۰۱۶ء بروز ہفتہ)

(۱۳) حضرت مولانا فداء الرحمان صاحب درخواستی دامت برکاتہم صاحبزادۂ محترم حافظ القرآن والحدیث شیخ الاسلام مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

(تاریخ اجازت: ۷؍دسمبر مطابق ۱۸؍ربیع الاول ۱۴۳۹ھ)

(۱۴) حضرت مولانا قاری محمد الیاس صاحب دامت برکاتہم خلیفہ مولانا عبدالغفور عباسی وحضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ وبریگیڈیر حضرت فیوض الرحمان رحمۃ اللہ علیہ ایپٹا آباد۔

(تاریخ اجازت: ۲۰۱۷/۱۲/۱۹ء مطابق ۳؍ربیع الثانی بروز بدھ ۱۴۳۹ھ)

(۱۵) حضرت ڈاکٹر شفیق الرحمٰن صاحب رائے پوری دامت برکاتہم۔

(تاریخ اجازت: ۱۴۳۹/۶/۲۵ھ/ ۲۰۱۸/۲/۱۱)ء

شجرۂ طیّبہ نقشبندیّہ مجددیّہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. والصلوٰۃ والسّلام علٰی سیّد المرسلین. أمّابعد:

الٰہی دعائیں تیرے فضل سے ہوں قبول　　از طفیل اولیائے خاندانِ احمدی

شیخ صادق اسماعیل صاحبِ صدق و صفا　　غلامِ حبیب، فضلِ علی و سراجِ مرشدی

خواجہ عثمان، دوست محمد، احمد و بوسعید　　حضرتِ عبداللہ مظہر، نورِ محمد سرمدی

ہیں محمد محسنؒ، سیفِ دیں، معصوم ولا　　شیخ احمد، باقی باللہ، خواجہ محمد اَمکنگی

درویشِ محمد، زاہدُ احرار شیخ باکمال　　شیخ چرخ یعقوبُ عطار، بہاء الدّین نقشبندی

شمس دیں، بابا سَمَاسیؒ و علی ذِی فضل　　محمودُ عارِف، عبدِ خالق، یُوسفُ بُوعلی

بُو قاسمُ بُوحسن، بایزیدُ جعفرِ بے مثال　　قاسمُ سلمانُ صدّیقُ محمّد احمدی

دل سے میرے دور ہو ہر خیال تیرے سوا　　اور تیری ذات سے شفا پائیں اَمراضِ دلی

صد ہزاران درود و سلام بر محمد مصطفی

آلِ اصحاب پیمبر خیرُ خلقِ کُلِّھِم

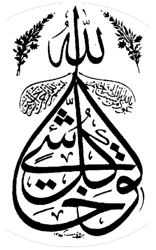

سلسلۂ نقشبندیّہ مجددیّہ

(مع تاریخ وصال ومقامِ مدفن)

۱۔ الٰہی بحرمت شیخ صادق بَھیّات دامت برکاتہم

بولٹن، برطانیہ

۲۔ الٰہی بحرمت مولانا شیخ محمد اسماعیل واڈیؒ۔

(م۱۴۳۴ھ/۲۰۱۲ء)

۳۔ الٰہی بحرمت حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندیؒ۔

(م۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء)　　چکوال، پاکستان

۴۔ الٰہی بحرمت حضرت مولانا فضل علی قریشیؒ۔

(م۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء)　　مسکین پور، مظفر گڑھ، پاکستان

۵۔ الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجہ سراج الدینؒ۔

(م۲۶/ربیع الاوّل۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء)　　موسیٰ زئی شریف

۶۔ الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجہ محمد عثمانؒ۔

(م۲۳/رمضان۱۳۱۴ھ/۱۸۹۷ء)　　موسیٰ زئی شریف

۷۔ الٰہی بحرمت حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ۔

(م۲۳؍شوال ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۸ء) — موسیٰ زئی شریف

۸۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ احمد سعیدؒ۔

(م۳؍ربیع الاوّل ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء) — مدینہ منورہ

۹۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ ابوسعیدؒ۔

(م یکم شوال ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۵ء) — دہلی

۱۰۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ عبداللہ المعروف بہ شاہ غلام علی دہلویؒ۔

(م۲۲؍صفر ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۳ء) — دہلی

۱۱۔ الٰہی بحرمت حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ۔

(م۹؍محرم ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۰ء) — دہلی

۱۲۔ الٰہی بحرمت حضرت سیّد نور محمد بدایونیؒ۔

(م۱۱؍ذوالقعد ۱۱۳۵ھ/۱۷۲۳ء) — دہلی

۱۳۔ الٰہی بحرمت حضرت حافظ محمد محسنؒ۔

(م۱۱۴۷ھ/۱۷۳۴ء) — دہلی

۱۴۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سیف الدین سرہندیؒ۔

(م۱۰۹۶ھ/۱۶۸۴ء) — سرہند

۱۵۔ الٰہی بحرمت حضرت محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ سرہندیؒ۔

(م۹؍ربیع الاوّل ۱۰۷۹ھ/ ۱۶۶۸ء) — سرہند

۱۶۔ الٰہی بحرمت سیّد الطائفہ مجدد الف ثانی حضرت احمد فاروقی سرہندیؒ۔

(م۲۸؍صفر ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) — سرہند

۱۷۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ باقی باللہؒ۔

(م۲۵؍جمادی الاخریٰ ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء) — دہلی

۱۸۔ الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجہ محمد اَمکنگیؒ۔

(م۲۲؍شعبان ۱۰۰۸ھ/۱۶۰۰ء) — اَمکَنہ، بُخارا

۱۹۔ الٰہی بحرمت حضرت درویش محمدؒ۔

(م۱۹؍محرم ۹۷۰ھ/۱۵۶۲ء) — اسقرار، سبز

۲۰۔ الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہدؒ۔

(م یکم ربیع الاوّل ۹۳۶ھ/ ۱۵۲۹ء) — وخش، ترکمانستان

۲۱۔ الٰہی بحرمت حضرت عبیداللہ احرارؒ۔

(م۸۹۵ھ/ ۱۴۸۹ء) — سمرقند، ازبکستان

۲۲۔ الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ۔

(م۵؍صفر ۸۵۱ھ/ ۱۴۴۷ء) — دوشنبہ، تاجکستان

۲۳۔ الٰہی بحرمت حضرت علاء الدین محمد بن عطارؒ۔

(م۲۰؍رجب ۸۰۲ھ/۱۴۰۰ء) — چغانیاں، ترکمانستان

۲۴۔ الٰہی بحرمت حضرت امام الطریقہ سیّد بہاء الدین محمد نقشبندؒ۔

(م۳ر ربیع الاوّل ۷۹۱ھ/ ۱۳۸۹ء) بخارا، ازبکستان

۲۵۔ الٰہی بحرمت حضرت سیّد امیر کُلالؒ۔

(م۱۱ر جمادی الاخریٰ ۷۷۲ھ/ ۱۳۷۰ء) سوخار، ایران

۲۶۔ الٰہی بحرمت حضرت بابا محمد سماسیؒ۔

(م۱۰ر جمادی الاخریٰ ۷۵۵ھ/ ۱۳۵۴ء) سماس، بخارا

۲۷۔ الٰہی بحرمت حضرت عزیزان علی رامیتنیؒ۔

(م۲۸ر ذوالقعدہ ۷۱۵ھ/ ۱۳۱۶ء) خوارزم، ترکمانستان

۲۸۔ الٰہی بحرمت حضرت محمود الخیر فغنویؒ۔

(م۱۷ر ربیع الاوّل ۷۱۷ھ/ ۱۳۱۷ء) فَغنَہٗ (امکنہ، بخارا)

۲۹۔ الٰہی بحرمت حضرت محمد عارف رَیوگَری رحمۃ اللہ علیہ۔

(م یکم شوال ۶۱۶ھ/ ۱۲۱۹ء) رَیوگر، بخارا

۳۰۔ الٰہی بحرمت حضرت عبدالخالق غُجدُوانیؒ۔

(م۱۲ر ربیع الاوّل ۵۷۵ھ/ ۱۱۷۹ء) غجدوان، بخارا

۳۱۔ الٰہی بحرمت حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانیؒ۔

(م۲۷ر رجب ۵۳۵ھ/ ۱۱۴۱ء) مرو، ترکمانستان

۳۲۔ الٰہی بحرمت حضرت ابو علی فارمدیؒ۔

(م۴ر ربیع الاوّل ۴۷۷ھ/ ۱۰۸۴ء) طوس، ایران

۳۳۔ الٰہی بحرمت حضرت ابوالقاسم گُرگانیؒ۔

(م۴۵۰ھ/ ۱۰۵۸ء) گُرگان

۳۴۔ الٰہی بحرمت حضرت ابوالحسن خرقانیؒ۔

(م۱۰ر محرم ۴۲۵ھ/ ۱۰۳۳ء) خرقان، ایران

۳۵۔ الٰہی بحرمت حضرت بایزید بُسطامیؒ۔

(م۱۴ر شعبان ۲۶۱ھ/ ۸۷۵ء) دمشق، شام

۳۶۔ الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادقؒ۔

(م۱۵ر رجب ۱۴۸ھ/ ۷۶۵ء) جنت البقیع، مدینہ منورہ

۳۷۔ الٰہی بحرمت حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر الصدیقؒ۔

(م۱۰۸ھ/ ۷۲۶ء) مشال، سعودی عرب

۳۸۔ الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

(م۱۰ر رجب ۳۳ھ/ ۶۵۴ء) مدائن، عراق

۳۹۔ الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ

(م۲۱ر جمادی الاخریٰ ۱۳ھ/ ۶۳۴ء) مدینہ منورہ

۴۰۔ الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

(م۱۲ر ربیع الاوّل ۱۱ھ/ ۶۳۲ء) مدینہ منورہ

منظوم شجرہ

مشائخ نقشبندیہ مجددیہؒ

نتیجۂ فکر: ولی اللہ ولیؔ قاسمی بستوی
سابق استاذ جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ
ضلع سہارنپور (یوپی)-۲۴۷۳۴۱

لکھ رہا ہوں اے خدائے روز گار
نعمتیں تیری بہت ہیں ، خوبیاں ہیں بے شمار
تو ہے ربِ ہر دو عالم ، بے نظیر و بے مثال
قادرِ مطلق ہے تو ، ہے صاحبِ فضل و کمال
بعد تیری حمد کے لکھتا ہوں نعتِ مصطفےٰ
دونوں عالم کے لئے جن کو بنایا مقتدا
ہیں وہی شافع ہمارے ، ساقیِ کوثر ہیں وہ
اور سرتاجِ رسل ہیں ، سیّد و سرور ہیں وہ
بعد اس کے تذکرہ ہے نیک بندوں کا ترے
واسطہ دیتا ہوں میں ان نیک بندوں کا ترے
اولیاء ہیں، اتقیاء ہیں، وہ ہمیں محبوب ہیں
نقشبندی ہیں ، مجدد کی طرف منسوب ہیں

سلسلہ ان کا مبارک ہے ملا سرکار سے
نسبتیں ان کو ملی ہیں احمدِ مختار سے
ہوگئے اس سلسلے کی آپؐ ہی پہلی کڑی
سب مشائخ ہوگئے ہیں موتیوں کی اک لڑی
حضرتِ صدیق و سلماں رہنما تھے باوقار
سرورِ کونین کا حاصل جنہیں تھا اعتبار
قاسمِ ابنِ محمد ، جعفرِ صادق رہے
جو خلوص و زہد میں احباب پر فائق رہے
عاشقِ کامل ترے بسطام کے تھے بایزید
بو الحسن اس سلسلے کے ایک تھے درِّ فرید
مردِ حقانی رہے ہیں ایک شیخِ بو علی
خواجۂ یوسف رہے ہیں زندہ دل تیرے ولی
عبدِ خالق غجدوانی مردِ حق ، روشن ضمیر
خواجۂ عارف زمانے کے رہے دانائے پیر
حضرتِ محمود شیخ فَغنَوِی تھے بے مثال
تھے علیِ رامیتنی صاحبِ فضل و کمال
حضرتِ باباسماسی پیرِ اہلِ اعتدال
از گروہِ انبیاء تھے سیّدِ میرِ کلال
مردِ دانائے زماں خواجہ بہاؤالدین تھے
عہد کے پیرِ مغاں خواجہ علاؤ الدین تھے

حضرتِ یعقوب چرخی از یکے اخیار تھے
نیک بندوں میں ترے خواجہ عبید احرار تھے
خواجگی ، درویش وزاہداور باقی بااللہ
شیخ سرہندی، تھی اونچی جن کی بے حد پائے گاہ
شیخ معصوم و محمد ، حضرتِ خواجہ زبیر
اور آفاق و ضیا جوکہ رہے ہیں اہلِ خیر
فضلِ رحماں اہلِ دل تھے، شاہ تھے بدرِ علی
احمد پرتاپ گڈھی کو معرفت تیری ملی
شیخ آصف نقشبندی ہیں ترے در کے گدا
جو ہمارے درمیاں ہیں متقی و پارسا
نیک طینت ، نیک خو ہیں حضرتِ قمرالزماں
جو درخشاں ہیں جہاں میں صورتِ قمرِ زماں
مفتیؔ خالد جنہیں کہتے ہیں سیف اللہ سب
وہ، دعائیں دے رہے ہیں جن کو اہل اللہ سب
اے خدا ، گنوائے ہیں جن کے ابھی اسماءِ نیک
ان کی برکت سے بنادے تو مجھے بھی مردِ نیک
نقشبندی سلسلہ باقی ہو تا روزِ شمار
اور ہو نسلِ مجدد بھی ہمیشہ پائیدار
یا الٰہی! دست بستہ ہے ولیؔ کی یہ دعا
زمرۂ اخیار میں تو قبر سے مجھ کو اٹھا

دل کو غیروں سے بچانا ہے مجھے

قلبِ ویران کو ترے قابل بنانا ہے مجھے
ذکر کے انوار سے اس کو سجانا ہے مجھے

☆

کب تلک غفلت میں میری زندگی ہوگی بسر
اب تو باقی زندگی تجھ پر لٹانا ہے مجھے

☆

عشقِ مولیٰ کے لئے دل کی صفائی ہے ضرور
نقشِ فانی دل سے اب اپنے مٹانا ہے مجھے

☆

عیش وعشرت نام ونعمت میں جوانی کٹ گئی
اب تو نفس اپنا مٹا کر حق کو پانا ہے مجھے

☆

عشقِ حق کی لذتوں سے بے خبر اب تک رہا
دردِ الفت کا مزہ خود کو چکھانا ہے مجھے

☆

کب تلک ہو ضبطِ بے تابی بتاؤ دوستو
داستانِ درد و غم تم کو سنانا ہے مجھے

☆

راہ کوئی پا نہ جائے قلب میں میرے شعیب
اس حریمِ دل کو غیروں سے بچانا ہے مجھے